MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

سبق نمبر 19

باغ والے کا قصہ

سوال 1: سورۃ الکہف میں ذکر کیا گیا "باغ والے کا قصہ" تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

جواب: باغ والے کا قصہ:

1۔ تعارف: سورۃ الکہف کی آیات 32 تا 44 میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک باغ والے کا ذکر فرمایا ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دو بہترین باغات عطا فرمائے تھے۔ لیکن باغ والا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے مادہ پرستی کے شرک میں مبتلا ہو گیا۔

2۔ باغ کی حفاظت اور آب پاشی کا بہترین انتظام: ایک شخص کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انگوروں کے دو شاندار باغات عطا فرمائے تھے۔ ان باغات کے چاروں طرف کھجور کے طاقتور اور لمبے درختوں کی باڑ لگی ہوئی تھی تاکہ باغات ریت اور آندھی کے طوفانوں سے محفوظ رہیں۔ دونوں باغات کے درمیان کھیت بھی تھے جن سے کھیتی پیدا ہوتی تھی۔ دونوں باغات کے بیچ سے نہر جاری تھی گویا آب پاشی کا بہترین انتظام بھی تھا۔ سالہا سال سے دونوں باغات کثرت سے پھل پیدا کر رہے تھے اور کبھی ان کے پھل اور پیداوار میں کمی نہیں ہوئی تھی۔

3۔ باغ والے کے گھر ایک درویش دوست کی آمد: ایک دن اُس باغ والے کا ایک غریب درویش دوست باغ والے سے ملاقات کرنے اُس کے گھر آیا۔ باغ والا اپنے دوست سے مل کر بہت خوش ہوا اور دوست کو اپنے شاندار باغ کی سیر کرانے کے لیے اپنے ساتھ لے چلا۔

4۔ باغ والے کا اظہارِ تکبر: جب دونوں دوست باغ میں داخل ہوئے تو باغ والا کہنے لگا کہ یہ باغ میری بہترین منصوبہ بندی اور محنت کا نتیجہ ہے اور اپنے مال و دولت پر تکبر کرتے ہوئے اپنے درویش دوست سے کہا کہ میں تم سے کہیں زیادہ مالدار اور شان و شوکت والا ہوں۔

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

5۔ باغ والے کا انکارِ آخرت: میرا خیال ہے کہ یہ باغ کبھی برباد نہیں ہو گا اور نہ ہی کبھی قیامت قائم ہو گی۔ بالفرض اگر قیامت قائم ہو بھی گئی تو میرے اندر ایسی خاص بات موجود ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کچھ دیا ہے یقیناً اسی خاص خوبی کی وجہ سے آخرت میں بھی مجھے اللہ تعالیٰ زیادہ دے گا۔ تم یہاں بھی غربت میں ہو اور آخرت میں بھی محروم رہو گے۔

6۔ درویش دوست کا نصیحت آموز جواب: باغ والے کو اس کے درویش دوست نے سمجھاتے ہوئے جواب دیا کہ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کسی کو کچھ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ تم نے یہ بھی کیوں نہ کہا کہ یہ باغ اور دولت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عطا ہے میرا کمال نہیں ہے۔ تم نے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دیئے ہوئے اس باغ کو اپنی محنت اور منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دے کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم کا بالکل انکار ہی کر دیا۔ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور تمہیں نطفے سے پیدا فرما کر پورا انسان بنایا۔ میں تو صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کو اپنا پروردگار سمجھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے محض اپنے فضل و کرم سے ہر خیر عطا فرماتا ہے۔ میں اُسی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور کسی کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

7۔ باغ والے کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ناراضگی سے خبردار کرنا: درویش دوست نے باغ والے کو سمجھایا کہ دنیا کا مال و اسباب تو انسان کی آزمائش اور امتحان کے لیے ہے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے یا اُس کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر تمہارا خیال ہے کہ میں مال اور اولاد میں تم سے کم ہوں تو مجھے اُمید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مجھے تم سے بھی زیادہ مال اور اولاد عطا فرما دے۔ درویش دوست نے باغ والے کو خبردار کیا کہ جس باغ پر تمہیں اتنا غرور ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ تم سے ناراض ہو کر تمہارے اس باغ پر آسمان سے بجلیاں گرا دے اور اس باغ کو صاف چٹیل میدان بنا دے۔ درویش دوست نے مزید سمجھایا کہ ذرا سوچو! اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس باغ کے پانی کو خشک کر دے پھر تم کہاں سے پانی تلاش کر کے لا سکو گے۔

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

8۔ باغ والے کا انجام: باغ والے پر اس مخلص دوست کی نصیحتوں کا کچھ اثر نہ ہوا۔ چنانچہ اس کے باغ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے آسمان سے ایک آگ آئی جس نے سارا باغ جلا ڈالا۔ وہ شاندار باغ راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ باغ والا اپنے باغ کی تباہی و بربادی کو دیکھ کر بہت پچھتایا اور ہاتھ ملتے رہ گیا۔ وہ کہنے لگا کہ کاش میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔

سوال 2: سورۃ الکہف میں بیان کے گئے باغ والے قصے میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

جواب: باغ والے قصے میں ہمارے لیے اسباق:

1۔ خیر و بھلائی کو اللہ تعالیٰ کا فضل ماننا: ہمیں ہر خیر و بھلائی کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل ماننا چاہیے۔ اپنی ذہانت، محنت اور اسباب پر انہیں بلکہ ہر وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے کیونکہ حقیقتاً اور مستقلاً مددگار اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے۔

2۔ دنیا دارالامتحان ہے: دنیا دارالامتحان ہے۔ ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ جس اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں ہمیں عطا فرمائیں وہ دوبارہ بھی ہم سے یہ لے سکتا ہے۔

3۔ شکر کرنا: ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں پر تکبر نہیں بلکہ اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

4۔ عذاب سے ڈرنا: ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دیئے ہوئے مال پر فخر اور تکبر نہیں کرنا چاہیے۔ کسی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ ہر وقت اس کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

www.perfect24u.com